''دیتے ہیں دھوکا یہ بازی گر کھلا''

کاشف حفیظ صدیقی

صورت حال کچھ ایسی سامنے آ گئی ہے کہ جھوٹ و مکر کا پردہ چاک کرنے کے علاوہ کوئی اور چارہ نہیں۔ آج زید حامد کی طرف سے خوب صورت الفاظ سے سچائی کو دھندلا کرنے کی سعی و کاوش کی جا رہی ہے۔ ہماری زید حامد سے نہ کوئی ذاتی عداوت ہے، نہ رنجش، نہ پرخاش۔ یہ سارا معاملہ عشق نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور نبوت کے مراتب کی کاملیت اور اکملیت کو تسلیم کرنے کا ہے۔ صحیح بخاری کی حدیث ہے کہ ''آخری زمانے میں مکر و فریب کرنے والے جھوٹے لوگ ہوں گے، جو تمہارے سامنے نئی نئی باتیں کریں گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی نہ ہی تمہارے آباؤ اجداد نے۔ تم ان لوگوں سے اپنے آپ کو بچا کر رکھنا اور ان کو اپنے سے دور رکھنا، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور تمہیں کسی فتنے میں نہ ڈال دیں۔''

زید حامد کی طرف سے ایک پریس ریلیز جاری کی گئی، جس میں لفظوں کی جادوگری بے شک تھی لیکن اس میں جان بوجھ کر بعض حقیقتوں کو چھپایا گیا ہے، ضرورت ہے کہ اس تحریر کا جائزہ لیا جائے اور سچائی واضح کی جائے۔ براس ٹیک لیٹر پیڈ سے نکالی گئی اس پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ:

> ''میں سید زید زمان حامد، اللہ وحدہ لاشریک کو اپنا مالک حقیقی اور اپنا معبود مانتا اور سمجھتا ہوں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت میں کسی کو شرکت حاصل ہے اور نہ ہی اللہ کی ذات وصفات میں کوئی شریک ہے۔ میرا ایمان، عقیدہ اور نظریہ یہ ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی اور سول ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو شخص دعویٰ نبوت و رسالت وخود ساختہ مہدیت کا دعویٰ کرے یا اپنے آپ کو خلفائے راشدین سمیت کسی ادنیٰ صحابی کے مقام و مرتبہ پر فائز سمجھے وہ شخص بلاتفریق جھوٹا، مکار، کذاب اور افترا پرداز اور ملعون ہے۔''
>
> ''ہم واضح اعلان کرتے ہیں کہ یوسف علی کی فکر، سوچ اور نظریات سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔ اس کو قتل ہوئے برسوں ہو چکے اور اب اس کا معاملہ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔''
>
> ''تمام مسلمانوں کی تسلی اور شریعت کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے ہم نے شرعی اور قانونی طور پر تمام شرائط کو پورا کر دیا ہے اور اپنا عقیدہ توہین و رسالت واضح کر دیا ہے۔ میں اللہ کے فضل و کرم سے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں ایک دفعہ پھر اعلان کرتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نبوت رکھتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ

وسلم کے بعد کسی مدعی نبوت، کذاب، ملعون، مردود، کافر اور ملحد کے ساتھ میرا دینی و مذہبی اعتبار سے کوئی تعلق نہ تھا، نہ ہے اور کبھی رہے گا ان شاءاللہ۔ ایسے ہر شخص کو عقیدہ ختم نبوت کے فلسفہ کی بنیاد پر کافر اور مرتد سمجھتا ہوں۔“

یہاں زید حامد نے دو اہم باتیں کی ہیں۔

نمبر ا: یوسف علی (یوسف کذاب) سے اعلان لاتعلقی کہ اس کی فکر، سوچ اور نظریات سے ہمارا کوئی تعلق نہیں اور دوم یہ کہ اس کے ساتھ نہ ان کا دینی و مذہبی اعتبار سے کوئی تعلق ”تھا“ اور نہ ”ہے“ اور نہ کبھی رہے ”گا“ اہم الفاظ ہیں۔

آیئے ہم پہلے اس دعوے کی تحقیق کر لیں کہ ان کا تعلق یوسف کذاب سے نہ کبھی ”تھا“ اور نہ ”ہے۔“ مسئلہ صرف اتنا ہے کہ قصۂ یوسف کذاب کوئی زمانہ قبل از مسیح کا نہیں کہ اس کردار کے اور اس کردار سے حواریوں کو دیکھنے، سننے، جاننے، پہچاننے، برتنے اور ملنے والے افراد اب دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں۔ صرف دعوے نہیں بلکہ چشم دید گواہ موجود ہیں، جنھوں نے موصوف کو کذاب کے دائیں، بائیں، آگے، پیچھے دیکھا ہے۔ کیا آج تک جناب زید حامد صاحب نے ایک دفعہ بھی لاہور کی مسجد بیت الرضا کی اس تقریب کی حقیقت سے انکار کیا جس میں یوسف کذاب نے اپنے نام نہاد سو صحابہ کی موجودگی کا اعلان کیا تھا۔ اس تقریب میں اس کاذب نے ایک طویل تقریر کی اور یہ جملہ بھی کہا کہ ”بھئی صحابہ وہی ہیں نا، جس نے صحبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ایمان کے ساتھ وقت گزارا اور اس پر قائم ہو گیا ہو اور رسول اللہ ہیں ناں اور اگر ہیں تو ان کے صاحب بھی ساتھ ہیں۔ اس صاحب کے جو مصاحب ہیں وہی تو صحابی ہیں۔“ اس تقریر میں یوسف کذاب آگے جا کر اعلان کرتا ہے کہ ”ان اصحاب میں ایک ایک کا تعارف کروانے کا جی چاہتا ہے لیکن ہم صرف دو کا تعارف کروائیں گے ...... اور دوسرا تعارف اس نوجوان صحابی، اس نوجوان ولی کا کردار ہو گا جس کے سفر کا آغاز ہی صدیقیت سے ہوا ہے اور جس رات ہمیں نیابت مصطفیٰ عطا ہوئی تھی، اگلی صبح ہم کراچی گئے تھے اور سب سے پہلے وابستہ ہونے والے اور وارفتہ ہونے والے سید زید زمان ہی تھے۔ آئیں سید زید زمان۔“

اب دیکھیں کہ کل کے زید زمان اور آج کے زید حامد کہتے کیا ہیں کہ جن کا دعویٰ ہے کہ ان کا یوسف کذاب سے دینی و مذہبی لحاظ سے کوئی تعلق نہ تھا، نہ ہے اور نہ رہے گا۔

”برسوں ایک سفر کی آرزو رہی، کتابوں میں پڑھا تھا، چالیس چالیس سال پچاس پچاس سال چلے کیے جاتے تھے، ریاضت اور مجاہدہ ہوتا تھا، میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی انتہا سے انتہائی شدید محبت کے بعد، ایک طویل سفر، ریاضت و مجاہدے کا گزارا جاتا تھا تو آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوتی تھی۔ ایک سفر کا آغاز، ہمیشہ سے یہ پڑھا اور سنا اور خوف یہ کہ کہاں ہم کہاں یہ ماحول! کہاں یہ دور! کس کے پاس وقت ہے کہ برسوں کے چلے کرے، کس کے پاس وقت ہے کہ صدیوں کی عبادتیں کی جائیں اور پھر صرف دیدار نصیب ہو۔ تڑپ تو تھی کہ صرف زیارت و دیدار ایسا نصیب ہو کہ اس

جہاں میں نہیں، صرف لامکاں میں نہیں، ثم الوریٰ، ثم الوریٰ، ثم الوریٰ، وصل قائم رہے۔ ایک راز سمجھ میں آیا کہ '' نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہے تقدیریں'' زہد ہزاروں سال کا اور پیار کی نگاہ ایک طرف۔ اپنے کسی ایسے پیارے کو دیکھو جو پیار کی نگاہ سے ہو کہ صدیوں کا سفر لمحوں میں طے ہو جائے۔'' یہ تقریر ایک آڈیو کی صورت میں مکمل طور پر موجود ہے اور انٹرنیٹ پر بآسانی تلاش کی جاسکتی ہے۔ شہید حضرت سعید احمد جلال پوریؒ نے اپنے کتابچے میں بیس مقامات پر یوسف علی کذاب کے کیس میں سرگرمی کی نشاندہی کی ہے۔ یہ تو معاملہ ''تھا'' کا ہے۔ اب بات کرتے ہیں ''ہے'' کی۔

یہ کوئی دور کی بات نہیں بلکہ نہایت قریب کی ہے۔ فروری ۲۰۱۰ء کے آخر میں حادثاتی طور پر منظر عام پر آنے والی ویڈیو میں موصوف فرما رہے ہیں کہ:

> ''لوگ مجھ سے یوسف کذاب کے حوالے سے سوال کرتے ہیں تو میں کہتا ہوں کہ میں یوسف کذاب کو نہیں جانتا، میں یوسف علی کو جانتا ہوں کیونکہ شریعت کے جو تقاضے ہیں وہ پورے نہیں ہوئے۔ وہ ایک اسکالر تھا۔ میں اس کو ۱۹۹۲ء سے جانتا ہوں۔ وہ مفتی عبدالرحمٰن اشرفی اور مولانا عبدالستار خان نیازی کا گہرا دوست تھا۔ فیڈرل شریعت کورٹ کے مفتی غلام سرور قادری آخری وقت تک اس کو بچاتے رہے۔ ابتدا میں اس کی اٹھان اچھی تھی بعد میں وہ پیسوں کے معاملے میں ملوث رہا۔ عبدالرحمٰن اشرفی اس کے ساتھ ڈنر کرتے تھے اور حج پر ساتھ گئے۔ یہ کلیئر کٹ، Matter wise نبوت کا بلیک اینڈ وائٹ کیس تو نہیں ہے بلکہ قانون توہین رسالت کا غلط استعمال ہے۔ یہ پیسوں کا معاملہ تھا۔ یہ شریعت کے غلط استعمال کا کیس ہے، غلط الزام ہے، بہتان ہے، قذف ہے۔ اگر ان الزام لگانے والوں میں ذرا بھی شرم ہو یہ میرے پاس آکر بات کریں، یہ جھوٹے لوگ ہیں۔ یہ دہشت گرد ہیں، ان کے پیچھے تحریک طالبان ہے، ملا عمر ہے، اور اللہ کے فضل و کرم سے مجھ کو ان کے ایمان کے سرٹیفکیٹ کی ضرورت نہیں۔ اگر شرعی عدالت ہوتی تو ان کو بہت کوڑے پڑتے۔''

اب ہم بات کریں گے کہ ''گے'' یعنی مستقبل کی۔ اسی ویڈیو میں جناب زید حامد صاحب ایک مخصوص مسکراہٹ کے ساتھ یوسف کذاب کو اسکالر بتانے کے بعد عزم کا اظہار کرتے ہیں کہ:

> ''اسی لیے ہم خلافت راشدہ کے سسٹم کی بات کر رہے ہیں تاکہ ہم بہت سے لوگوں کے ''حساب'' پورے کریں۔ انتظار کر رہے ہیں شریعت کورٹس کا، چاہے وہ حکمراں ہوں، یا دو ٹکے کے مولوی ہوں، چاہے وہ دہشت گرد ہوں یا وہ جو پاکستان کی آئیڈیالوجی کو تسلیم نہیں کرتے، جو امت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے غدار ہیں ہم ان کو دیکھ لیں گے۔''

اس طرح یہ بات تو ثابت ہوگئی کہ آپ کا تعلق ''تھا'' آپ کا تعلق ''ہے'' اور آپ کی اصل تحریک ان علما کے خلاف ہے جنھوں نے یوسف کذاب یا اس کی مخالفت کی۔ زید حامد صاحب ۵۰ منٹ کی وڈیو میں مسلسل کیوں یوسف علی کے کیس کا دفاع کر رہے ہیں؟ سیشن کورٹ کے فیصلے کو انصاف کا خون قرار دے کر کہہ رہے ہیں ''انصاف تو ہے ہی نہیں'' آپ کو دکھ ہے کہ اس اسلامی شرعی مسئلے کو شرعی کورٹ میں نہیں لایا گیا۔ اگر آپ کا کوئی تعلق نہیں تو آپ اس وقت کی تمام

کٹنگ اور آپ کے مطابق فتووں کا پلندہ سفید لفافے میں رکھے کیوں پھر رہے ہیں؟ آپ گواہوں کی گواہی پر بھی یقین نہیں کرر ہے اور اس کیس سے آپ کا تعلق نہیں تھا تو آپ کو اس قدر معلومات کیسی ہیں؟

اپنی ویڈیو میں جناب زید حامد نے چار افراد کے نام لیے، ایک مولانا عبدالستار خان نیازی کا جنھوں نے زید حامد کے بقول آخر وقت تک یوسف علی کو بچانے کی کوشش کی جب کہ حقیقت یہ تھی کہ مولانا نے خود بتایا کہ رات کو دونو جوان جس میں ایک زید زمان تھا میرے پاس آئے اور مجھ کو اس کی کتاب مرد کامل دکھائی، جس میں کوئی قابل اعتراض بات نہیں تھی، جس پر میں نے اس کو معصوم کہا، مگر صبح جب دوسرے روز مجھ پر اس کی حقیقت کھلی، کیس کے گواہوں سے ملاقات کروائی گئی تو آپ نے اخباری بیان دیا کہ ’’میرا مؤقف وہی ہے جو پوری امت مسلمہ کا ہے۔‘‘ دوسرا نام موصوف نے ڈاکٹر اسرار کا لیا تو تنظیم اسلامی کے ۷ا/ مارچ کے پریس ریلیز کے مطابق ’’زید حامد کا یہ دعویٰ کرنا کہ ہم نے یوسف کذاب کے حوالے سے اس کی وضاحت قبول کر لی ہے نیز یہ تاثر دینا کہ محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب اور تنظیم اسلامی کا ان کو تعاون حاصل ہے، صحیح نہیں ہے۔‘‘ تیسرا نام جامعہ اشرفیہ لاہور کے مولانا مفتی عبدالرحمٰن اشرفی کا لیا کہ وہ یوسف کذاب کے ساتھ حج کرنے گئے تھے اور کیس کے دوران اس کے ساتھ ڈٹ کر رہے، تو مفتی صاحب نے دو روز قبل اپنے لیٹر پیڈ پر پریس ریلیز جاری کی جس کا صرف ایک جملہ ہم یہاں تحریر کر رہے ہیں کہ ’’یہ کہنا غلط ہے کہ میں نے یوسف علی کے ساتھ حج کیا اور اس سے میری دوستی رہی ہے اور میرا زید حامد سے کوئی تعلق ہے، میں نے اس سلسلے میں نہ اخباری بیان دیا اور نہ ختم نبوت کی سرزنش کی، میرا مؤقف بھی یوسف علی کے بارے میں وہی ہے جو دیگر علما، ارباب فتویٰ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ہے۔ مجھ سے جو باتیں منسوب کی گئیں سراسر جھوٹ اور خلاف حقیقت ہیں۔‘‘

چوتھا نام انھوں نے جامعہ رضویہ لاہور کے مولانا مفتی غلام سرور قادری کا لیا کہ مولانا آخری وقت تک ڈٹے رہے۔ یوٹیوب پر جاری ان کے ایک انٹرویو میں انھوں نے یوسف کذاب سے تعلق کی نفی کی ہے بلکہ کہا ہے کہ ’’زید حامد جیسے فرد کو اسٹیج سے جوتے مار کر اتار دینا چاہیے۔‘‘

کوئی بتلاؤ کہ ہم بتلائیں کیا

زید زمان حامد نے اپنی ویڈیو میں خدشہ ظاہر کیا کہ یہ ایشو دیوبندی بریلوی مسئلہ پیدا کر سکتا ہے۔ موصوف ۱۸ مارچ کو کراچی پہنچتے ہیں اور اہلسنت والجماعت کی عظیم درسگاہ جامعہ نعیمیہ کے مفتی منیب الرحمٰن سے ملاقات کی کوشش کی، لیکن مولانا نے ملاقات سے انکار کر دیا۔ پھر زید حامد صاحب نے فون کال کی مگر حضرت مولانا مفتی منیب الرحمٰن نے بغیر تحقیق کے کوئی بات کہنے سے معذرت کر لی۔ پھر بعد ازاں انھوں نے ختم نبوت کے دفتر فون کر کے اس مسئلے پر یکجہتی کا اظہار کیا۔ حقیقت یہی ہے کہ اس مسئلے پر یعنی یوسف کذاب کے حوالے سے شیعہ، سنی، دیوبندی بریلوی، اہل حدیث، مقلد

غیر مقلد میں کوئی اختلاف نہیں اور انجام پر یکسو ہیں۔

قارئین ! آپ کو ایک دلچسپ لطیفہ بھی بتاتے چلیں کہ جب دل میں چور ہوتا ہے تو انسان کیا کر گزرتا ہے۔ ان سے جب بھی کسی محفل میں یوسف کذاب سے تعلق کا سوال پوچھا جاتا ہے تو موصوف بات کو خوب صورت لچھے دار الفاظ کے ساتھ ایک مختلف سمت لے جاتے ہیں۔ مثلاً بہتان لگانا سخت گناہ ہے، کسی مسلمان کو کافر کہنا بغیر تحقیق کے نہایت بڑا گناہ ہے۔ علامہ اقبال اور قائداعظم کو بھی کافر کہا گیا۔ وغیرہ وغیرہ۔ اس کا ایک دلچسپ جواب حضرت شہید سعید احمد جلال پوری نے ان الفاظ میں دیا۔ ''میرے بھائی! میں نے اپنے رسالہ'' راہبر کے روپ میں راہزن'' میں کہیں نہیں لکھا کہ زید حامد کافر ہے یا اس کے عقائد ونظریات کافرانہ ہیں، ہاں میں نے البتہ یہ ضرور لکھا تھا کہ زید حامد مدعیٔ نبوت ابوالحسین یوسف علی کذاب کا خلیفہ ہے اور یوسف علی نے، اس کو اپنا صحابی ہونے کی بشارت واعزاز سے نوازا تھا'' یعنی

وہ بات جس کا سارے فسانے میں ذکر ہی نہ تھا
وہ بات ان کو بہت ناگوار گزری ہے

ان کو جب کافر کہا ہی نہیں جارہا ہے تو وہ ہر جگہ شور کیوں مچا رہے ہیں کہ ان کو کافر کہا جارہا ہے۔ اس بات سے بڑی کوئی جھوٹی بات ہی نہیں ہوسکتی کہ موصوف کا کوئی بھی تعلق یوسف کذاب سے نہیں رہا اور آج بھی علی الاعلان اس کو جھوٹا اور کذاب کہنے کو تیار نہیں کیونکہ وہ اس کو اسکالر اور صوفی سمجھتے ہیں جبکہ وہ ایسا صوفی تھا جو پیسوں کے معاملے میں خود بقول زید زمان کے پاک نہیں تھا اور دلچسب بات یہ ہے کہ اس پورے کیس میں پیسوں کے لین دین کے لحاظ سے کوئی بات نہیں کی گئی اور نہ ہی اس پر زنا کا کوئی الزام لگایا گیا جس کو زید حامد صاحب بتاتے ہیں کہ جبکہ سارے کا سارا معاملہ ومسئلہ ختم نبوت کے علاوہ کچھ اور نہ تھا۔

آج یوسف کذاب کے کیس کو جان بوجھ کر متنازعہ بنانے کی کوشش کی جارہی ہے اور علم دین سے دور مگر دنیاوی علم سے مزّین اس نئی نسل کو ایک ساتھ علما اور سیاست دانوں سے بدظن کیا جارہا ہے۔ دوسری طرف اسی طرح کے خدشات اور کنفیوژن پیدا کر کے'' قانون توہین رسالت'' پر حملہ کرنے کی سازش کی جارہی ہے۔ تیسری طرف ایک ماڈریٹ، لبرل، صوفی اسلام کی بات کی جارہی ہے۔

زید حامد صاحب کی یہ بات بھی جھوٹ اور کذب کے علاوہ کچھ اور نہیں کہ یہ پیسوں کے لین دین کا معاملہ تھا۔ یوسف کذاب نے عدالت میں ایک دستاویز پیش کی، جس کو سند ڈی 1 کے طور پر پیش کیا گیا۔ اس انگریزی دستاویز میں یوسف نے دعویٰ کیا کہ یہ وہ سرٹیفکیٹ ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو براہ راست بھیجا ہے، جس کی رو سے اس کو خلیفہ اعظم قرار دیا گیا ہے۔ استغاثہ کے وکیل جناب اسماعیل قریشی کی جرح پر یوسف نے کہا کہ تمام انبیاء کرام

کو خلفا، زمین پر اللہ کے نائب مقرر کیا گیا تھا اور رسول اللہ، خلیفۂ اعظم، نائبین کے سربراہ اعلیٰ ہیں۔ لہٰذا اس سرٹیفکیٹ کی رو سے وہ خلیفۂ اعظم ہے۔ ایک سوال کے جواب میں خلیفۂ اعظم کا یہ سرٹیفکیٹ اس کو کراچی کے بزرگ عبداللہ شاہ غازی کی وساطت سے ان لیٹر پیڈ پر کمپیوٹر کے ذریعے بھیجا گیا تھا جن کا انتقال ۱۳۰۰ سال قبل ہو چکا ہے۔ اس دستاویز میں اس کو خلیفہ اعظم حضرت امام الشیخ ابو محمد یوسف کے طور پر مخاطب کیا گیا تھا اور اس میں اس کو علم کا محور اور عقل و دانش میں حرف آخر قرار دیا تھا۔

زید حامد کے اس نام نہاد عظیم اسکالر کے اسکول سرٹیفکیٹ اور سروس ریکارڈ کے مطابق اس کا نام یوسف علی تھا اور اپنے مذموم مقاصد کے پیش نظر اس میں ''محمد'' کا اضافہ کر دیا گیا۔ اس نام کے اضافے سے وہ پہلے لوگوں کو کہتا کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کروائے گا پھر پیسے خطیر تعداد میں لینے کے بعد ایک بند کمرے میں اپنے آپ کو (نعوذ باللہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہہ کر پیش کرتا، شاید اس کو ہپناٹائز کرنے کی صلاحیت آتی ہو۔ وہ کہتا تھا کہ ''اللہ نے اپنا نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں اتارا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے محمد میں وہی نور آ گیا۔ (استغفر اللہ)

زید زمان حامد کے اس دعوے کے بھی برعکس کہ سارا مقصد اخباری رپورٹوں کی بنیاد پر قائم کیا گیا اور چلایا گیا اور قذف کے تحت چار گواہ پیش نہیں کیے گئے، سراسر جھوٹ اور فراڈ کے علاوہ کچھ اور نہیں۔ استغاثہ نے عدالت میں ۱۴ گواہ پیش کیے۔ کم از کم پانچ کے نام میں جانتا ہوں اور ان میں سے دو سے میں مل چکا ہوں۔ ان کے نام ہیں۔ ڈاکٹر محمد اسلم، محمد اکرم رانا، محمد علی ابوبکر، لاہور سے حافظ محمد ممتاز اور میاں محمد اویس ان افراد نے مجرم کی جانب سے نبوت کے جھوٹے دعوے کی براہِ راست عینی شہادتیں دیں۔

زید زمان حامد الفاظ کے الٹ پھیر کے ذریعے لوگوں کو مزید دھوکا نہیں دے سکتے۔ آپ اپنے پریس ریلیز میں لکھتے ہیں کہ ''اس میں چنداں شک نہیں کہ مجھے سی آئی اے، را اور ہنود و یہود کے خلاف بولنے پر نشانہ بنایا جا رہا ہے'' جناب زید حامد! حقیقت یہ ہے کہ آپ کو صرف اور صرف یوسف کذاب کے ساتھ تعلق کی بنیاد پر تنقید کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ بصورت دیگر ہم نے کئی بار عرض کیا کہ آپ کی باتوں سے اختلاف نہیں مگر آپ کا جن سے تعلق تھا اور ہے اس سے اختلاف ہے۔

آپ لکھتے ہیں کہ ''اسلام دشمنوں کو یہ بھی قابل قبول نہیں کہ یہ فقیر قرآن و سنت کے عظیم نظریے، خلافت راشدہ بطور سیاسی، معاشی، عدالتی ماڈل، عشق رسول زندگی کا مقصد اور مدینہ ثانی پاکستان کو مقدس قرار دے۔'' قارئین! ذرا اس فقیر کا ماضی جس کا یہ ذکر کرتے ہیں دیکھ لیں۔ جہاد افغانستان کے آخری زمانے میں زید حامد صرف احمد شاہ مسعود کے ساتھ وابستہ تھے۔ جو دراصل شمالی اتحاد کے نام پر طالبان اور پاکستان کے خلاف سرگرم رہے۔ پاکستان نواز حزب اسلامی سے آپ کا تعلق تو کب کا ٹوٹ چکا تھا۔ اپنی ویب سائٹ پر کہیں آپ مجاہدین کے ساتھ اپنی تصویریں دکھاتے ہیں، تو کہیں

جدید ہتھیار چلاتے ہوئے دکھائے جاتے ہیں، کہیں آپ احرام باندھے، تقویٰ اور ایمان کی بلندی پر ہوتے ہیں اور کسی تصویر میں پاکستان کا پرچم اور نقشہ لیے جو پس منظر میں ہے آپ آسمان کی رفعتوں کو دیکھ رہے ہیں۔ یعنی شخصیت پرستی کی تشہیر، سالاری، تقویٰ اور حب الوطنی کا رنگ وہ بھی غلط دکھانا۔ دراصل قوم کو دھوکا دینا ہے۔

اور زید صاحب! کیا ہم کو اسلام، خلافت راشدہ، اقبال کا فلسفہ خودی، عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم، پاکستان کے قیام کا مقصد، فیشن ڈیزائنر ماریہ بی، علی عظمت، فریحہ جمشید، ماڈل فائزہ انصاری یا شہزادرائے بتائیں گے جو آپ کے دست و بازو بن کر سامنے اکٹھے ہیں۔ کیا حدود آرڈیننس کے خلاف پیش پیش رہنے والے چینل بتائیں گے یا وہ لڑکے لڑکیاں بتائیں گے جو ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے کھڑے ہیں؟ جن کو آپ نے کہا ہے کہ ''کلچر خراب نہیں ہونا چاہیے اور لباس میں عریانیت نہیں ہونی چاہیے اور انسان اندر کا اچھا ہونا چاہیے، اگر آپ نے برقع اوڑھا ہے یا داڑھی رکھی ہے اور اندر خراب ہے تو سب کچھ خراب ہے۔''

حضور! یہ کون سا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اسلام، پاکستان، اقبال، قائداعظم کی گردان سے کچھ نہیں ہوتا۔ خلافت راشدہ کا مطلب بھی سمجھتے ہیں آپ؟ آپ کا تو مسئلہ یہ ہے کہ ایک جھوٹ کے پیچھے ۱۰۰ جھوٹ بولنے پڑ رہے ہیں، آپ کے اوپر سے پیاز کے چھلکوں کی طرح پرت در پرت حقیقت نکل رہی ہے۔ الفاظ کے الٹ پھیر کا اب معاملہ ہی نہیں رہا۔ یہ آپ کا ماڈریٹ، لبرل اسلام ہم کو قبول نہیں۔

ایک اور دلچسپ بات۔ موصوف سر پر ہمیشہ لال یا مہرون ٹوپی پہنتے ہیں۔ حلقہ یوسف کے لاہور سے ایک سابق رکن اعتزاز صاحب کے مطابق، اس وقت وہ خود بہ نفس نفیس موجود تھے جب یوسف کذاب نے اس رنگ کی ٹوپی یہ کہہ کر عطا کی کہ تم اس فوج کے سالار ہو گے جو غزوہ ہند لڑ رہی ہوگی۔ موصوف آج تک اس کو اسی عقیدت سے پہنتے ہیں۔ دروغ برگردن راوی۔

جناب زید حامد! پہلے تو ہم آپ سے کہتے تھے کہ آپ صرف یوسف کو کاذب اور ملعون ہی کہہ دیں، ہم آپ کا ساتھ دیں گے مگر آپ نے تو اس طرح شو کیا کہ جیسے کوئی تعلق ہی نہ ہو، پھر اب تو اختلاف آپ کے کذب اور لبرل ماڈریٹ اسلام سے بھی ہے۔ اسلام کی کوئی نئی تعریف اور تشریح وہ بھی کاذبوں کے پیروکاروں، فیشن ڈیزائنروں اور گلوکاروں سے تسلیم نہیں۔ آپ کے حوالے سے ہم یہی کہیں گے۔

ہیں کواکب کچھ، نظر آتے ہیں کچھ
دیتے ہیں دھوکا یہ بازی گر کھلا

(روزنامہ ''اُمت'' کراچی، ۲۳/مارچ ۲۰۱۰ء)